اور مجرم کو ایک سطح پر نہیں رکھتے۔ پھر آپ احکم الحاکمین سے یہ توقع کیسے کر سکتے ہیں کہ وہ دونوں کو ایک سطح پر رکھے گا؟

---

# شہدا کی حیاتِ برزخ

**سوال**:۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴ حاشیہ ۱۵۵ تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۱۲۶ میں، اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو مُردہ نہ کہنے کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے رُوحِ جہاد سرد پڑتی ہے۔ اسی نوٹ میں آگے چل کر یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ انہیں مُردہ کہنا حقیقتِ واقعہ کے بھی خلاف ہے۔ لیکن پورے نوٹ کو پڑھنے سے پہلے جو تاثر پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ رُوحِ جہاد کے سرد نہ ہونے کی غرض سے انہیں مُردہ نہ کہنا چاہیے۔

۲۔ سورۃ 'المومن' آیت ۴۱ ۔ ۵۰ تک کا ترجمہ جلد دوم میں صفحہ ۲۸۳ سے ۲۸۷ تک چلتا ہے۔ قرآن کا متن جو تفہیم القرآن میں شائع ہوا ہے اس میں صفحہ ۲۸۷ پر یُسۡتَرۡعُوۡنَ کا لفظ آتا ہے، لیکن اس کا ترجمہ صفحہ ۲۸۳ پر ہی کر دیا گیا ہے۔ اکثر پڑھنے والوں کو یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اس لفظ کا ترجمہ نہیں ہوا ہے۔ چونکہ اصل لفظ اور ترجمہ میں چار صفحات کا فاصلہ ہے اس لیے پڑھنے والے کا ذہن اُلجھ جاتا ہے۔

۳۔ سورۃ یٰسٓ آیت ۲۶ حاشیہ ۲۳ تفہیم القرآن جلد چہارم میں مردِ مومن کی شہادت کے بعد اس کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حیاتِ برزخ کو ثابت کرنے والی آیات میں سے یہ آیت بھی ایک ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عالمِ برزخ میں رُوح جسم کے بغیر زندہ رہتی ہے، کلام کرتی ہے اور کلام سُنتی ہے، خوشی اور غم محسوس کرتی ہے، اور اہلِ دُنیا کے ساتھ بھی اس کی دلچسپیاں باقی رہتی ہیں۔ اس پر اکثر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس مقام میں تو ایک شہید کی حالت کا ذکر ہے، شہید کی زندگی بعد موت کا ذکر قرآن میں سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴ اور دیگر مقامات میں بھی ہے۔ لیکن تفہیم کے اس حاشیے میں ایک شہید کے حالات کو بھی عام وفات یافتہ انسانوں پر کیوں منطبق کیا گیا ہے؟

**جواب**: سورہ بقرہ آیت ۱۵۴ کے جس نوٹ کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے اس میں "مُردہ نہ ہوگی